## سوال

میں نےاپنے نکاح سے پہلے یہ الفاظ کہہ دیے کہ ''میراجب بھی کسی سے نکاح ہوتواسے 3 طلاقیں ''۔ لیکن بعد میں مجھے اس پر بہت پچھتاوا ہوا۔ میں نے یہ مسئلہ ایک مولوی صاحب سے پوچھا توانھوں نے کہاکہ اب آپ پوری زندگی نہ نکاح کرسکتے ہیں اورنہ ہی (معاذاللہ) زنا کرسکتے ہیں۔ یہ بات سن کرمیں بہت پریشان ہوگیا ہوں اورمیرا ذہن اس طرف جارہاہے کہ کیااب میں ساری زندگی گناہ میں گزاروں گا؟ براہِ کرم میری رہنمائی فرمائیں اوراس کا جواب دے دیں۔

## جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان اس عورت کوطلاق دے سکتا ہے جواس کے نکاح میں ہو، اجنبی عورت کودی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ارشادباری تعالیٰ ہے :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا (الأحزاب: 49)

اے لوگو جوایمان لائے ہو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر انھیں طلاق دے دو، اس سے پہلے کہ انھیں ہاتھ لگاؤ تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں، جسے تم شمار کرو، سو انھیں سامان دو اور انھیں چھوڑدو، اچھے طریقے سے چھوڑنا۔

مندرجہ بالاآیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے طلاق سے پہلے نکاح کاذکرکیا ہے، اس لیے طلاق دینے کے لیے عورت کانکاح میں ہوناضروری ہے۔

سیدنا مسوربن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

لا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، وَلَا عِتْقَ قَبْلَ مِلْكٍ (سنن ابن ماجہ، الطلاق: 2048) (صحیح)

نکاح سے پہلے طلاق نہیں اورمالک بننے سے پہلے غلام کا آزادکرنا (درست) نہیں۔

مندرجہ بالاآیت مبارکہ اورحدیث رسول سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح کرنے سے پہلے طلاق واقع نہیں ہوسکتی، اس لیے آپ جب نکاح کریں گے توآپ کی بیوی کوطلاق واقع نہیں ہوگی۔

انسان کوچاہیے کہ وہ اپنی زبان پرقابورکھے اوراس طرح کی فضول گفتگونہ کرے۔ زبان سے اچھا بولے یاخاموش رہے۔

واللہ أعلم بالصواب

دارالافتاء محدث